REGD No L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ

خطبہ نمبر ۳۳

۱۳ جمادی الاول ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱/

جلد ۴۷/۱۲ ‖ ۲۵ نبوت ۱۳۳۷ ہش ‖ ۲۵ نومبر ۱۹۵۸ء ‖ نمبر ۲۷۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۴ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق جیسا کہ قبل ازیں اطلاع دی جاچکی ہے۔ گزشتہ کئی روز سے حضور کی طبیعت درد نقرس کی وجہ سے ناساز چلی آرہی تھی۔ اب بفضلہ تعالیٰ نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں

حضرت قریشی محمد شفیع صاحب بھیروی رضی اللہ عنہ

وفات پاگئے

انا للہ و انا الیہ راجعون

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم اور مخلص صحابی حضرت قریشی محمد شفیع صاحب بھیروی اوورسیر میانوالی مختصر علالت کے بعد بتاریخ ۱۶/۱۱/۵۸ ۹½ بجے شب اپنے خالق حقیقی کو جاملے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے بھانجے تھے۔ آپ موصی تھے اور ۳۱۳ اصحاب کبار میں شمولیت کا شرف آپ کو حاصل تھا۔ آپ احمدیت کے سچے خادم تھے اور حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ سے بے پناہ محبت رکھتے تھے۔ قریباً ۸۰ سال کی عمر پائی۔ جنازہ ربوہ لایا گیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کی نعش کو ۱۷/۱۱/۵۸ کو ۵ بجے شام بمقبرہ بہشتی میں سپرد خاک کیا گیا۔

(فضل احمد نائب ناظر تعلیم)

تعلیم الاسلام کالج میں ایک مقالہ

بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام انشاء اللہ ۲۵ نومبر کو بروز منگل پونے دو بجے دوپہر کیمسٹری تھیٹر میں محترم ڈاکٹر وزیر آغا ایم۔ اے پی ایچ ڈی "اردو کہانی میں مزاح" کے موضوع پر ایک دلچسپ مقالہ پڑھیں گے۔ اردو ادب کے شائق اصحاب سے شرکت کی درخواست ہے۔ معتمد بزم اردو تعلیم الاسلام کالج ربوہ

قادیان کی جائیدادوں کے کلیم

کلیم کرنے والے اصحاب فوری توجہ فرمائیں

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی

حکومت پاکستان کی وزارت بحالیات کی طرف سے بار بار اعلان کیا جارہا ہے کہ جن مہاجرین نے مبالغہ آمیز یا فرضی کلیم داخل کئے ہوں انہیں چاہیئے کہ ۳۰ نومبر ۱۹۵۸ء تک اپنے فرضی کلیموں کو جو بے بنیاد ہوں واپس لے لیں۔ اور مبالغہ آمیز کلیموں کی صورت میں اپنے مطالبہ میں مناسب کمی کردیں۔ ورنہ ان کے خلاف کارروائی کی جائیگی اس تعلق میں بعض احمدی مہاجرین جنہوں نے کوئی جائداد (از قسم اراضی یا باغات یا دوکانات یا کارخانہ جات) قادیان میں چھوڑی ہے دریافت کررہے ہیں کہ مبالغہ آمیز کلیم سے کیا مراد ہے۔ اور کسی زمین وغیرہ کی کونسی قیمت مبالغہ آمیز سمجھی جاسکتی ہے؟

سو ایسے جملہ احباب کے مشورہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہر شہر یا قصبہ یا گاؤں میں جائداد کی قیمت حسب حالات الگ الگ ہوتی ہے بلکہ ایک شہر کے اندر بھی مختلف محلہ جات میں علیحدہ علیحدہ قیمت ہوا کرتی ہے۔ کوئی جائداد ایسے محلہ یا ایسے علاقہ میں واقع ہوتی ہے جسے مختلف حالات کو دیکھتے ہوئے اعلیٰ درجہ کا علاقہ شمار کیا جاتا ہے۔ اور کوئی محلہ یا علاقہ درمیانہ درجہ کا ہوتا ہے۔ اور کوئی محلہ نسبتاً معمولی درجہ کا ہوتا ہے۔ یہی حال قادیان کی جائداد کا ہے۔ قادیان کے عمدہ علاقوں اور زیادہ اہم محلہ جات کی قیمتوں کی بعض مثالیں ۳ جون ۱۹۵۶ء کے اخبار الفضل میں شائع کردی گئی تھیں (یعنی مسجد مبارک کا قرب یا سٹیشن کا قرب یا منڈی یا بازار کا قرب وغیرہ) اور انہی قیمتوں پر درمیانہ درجہ کے محلہ جات اور معمولی حیثیت کے محلہ جات کی زمینوں کی قیمت کا قیاس کرکے اپنے مطالبہ میں مناسب کمی کی جاسکتی ہے۔ پس اگر کسی دوست نے غلطی سے اپنی متروکہ جائداد کی قیمت زیادہ لکھ دی ہو تو انہیں چاہیئے کہ ۳۰ نومبر سے پہلے پہلے متعلقہ افسر کی خدمت میں درخواست دیکر اپنے کلیم میں مناسب کمی کردیں۔

باقی رہا فرضی یا جھوٹے کلیموں کا سوال سو میں خیال نہیں کرسکتا کہ کسی سچے احمدی نے کوئی فرضی کلیم پیش کیا ہو۔ لیکن اگر بدقسمتی سے کوئی ایسا احمدی ہے تو وہ حکومت کا بھی مجرم ہے اور خدا کا بھی۔ اسے چاہیئے کہ بلا توقف اپنا کلیم واپس لے لے۔ والسلام

خاکسار: مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۳ نومبر ۱۹۵۸ء

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء بمقام ربوہ ضلع جھنگ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۸ء منعقد ہونا قرار پایا ہے مفصل پروگرام کا انتظار فرمائیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کراکر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (مائدہ)

جو کوئی اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا وہ ظالم ہے

ہمیشہ جائزہ لیتے رہو کہ تمہارے اعمال قرآن کریم کی بیان کردہ تعلیم کے مطابق ہیں یا نہیں

مسلمانوں کیلئے ہر معاملہ میں مقدم قرآن کریم ہے۔ اس کے بعد سنّت اور پھر حدیث کا درجہ ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایّدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۷ ارنومبر ۱۹۵۸ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ

(مائدہ ع ۷)

اس کے بعد فرمایا:۔

مسلمانوں میں عام طور پر

یہ عادت پائی جاتی ہے

کہ اگر وہ قرآن کریم میں کسی خاص قوم کے عیب کا ذکر پڑھ لیں۔ تو وہ اپنے آپ کو اس سے مستثنیٰ خیال کر لیتے ہیں۔ حالانکہ اصل میں اصول کا سوال ہوتا ہے۔ جو چیز ایک یہودی کے لئے بری ہے۔ حالانکہ اس کی کتاب ہماری کتاب سے ادنیٰ ہے۔ جو چیز ایک عیسائی کے لئے بری ہے۔ حالانکہ اس کی کتاب میں کوئی شریعت ہے ہی نہیں وہ ہمارے لئے یقیناً اس سے زیادہ بری ہے۔ اگر ایک یہودی کے متعلق یہ کہا جائے کہ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔

جو کوئی

اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ احکام

کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا وہ ظالم ہوتا ہے تو یقیناً ایک مسلمان اگر قرآن کریم یا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان کردہ طریق کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا۔ تو وہ اس سے زیادہ ظالم ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کلّی طور پر محفوظ کتاب ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑے نبی تھے۔ اور قرآن کریم خود فرماتا ہے۔ کہ آپ کی اتباع لازمی اور ضروری ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جیسا کہ قرآن شریف سے ثابت ہے۔ اپنے پاس سے کوئی بات نہیں کہتے تھے۔ بلکہ جو بات بھی کرتے تھے۔ وہ ایک قسم کی وحی ہوتی تھی۔ چاہے وہ وحی خفی ہو یا وحی جلی وحی جلی قرآن کریم ہے۔ جسے وحی متلو بھی کہتے ہیں۔ اور ایک وحی غیر متلو ہے جو وحی خفی کہلاتی ہے۔ جس کو حدیث بھی کہتے ہیں۔ اس کا درجہ قرآن کریم کے بعد ہے لیکن بہر حال دوسرے علماء کے اقوال پر مقدم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک دفعہ پوچھا گیا۔ تو آپ نے یہی فرمایا کہ

ہمارا طریق یہ ہے

کہ سب سے پہلے قرآن کریم کے مطابق فیصلہ کیا جائے۔ اور جب قرآن کریم میں کوئی بات نہ ملے۔ تو پھر اسے حدیث سے تلاش کیا جائے۔ اور جب حدیث سے بھی کوئی بات نہ ملے۔ تو پھر استدلال امت کے مطابق فیصلہ کیا جائے۔ یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا طریق تھا۔ اس لئے آپ نے فرمایا کہ ہمارا مسلک حنفی ہے (ریویو مباحثہ چکڑالوی و بٹالوی)

حضرت امام ابوحنیفہ رحؒ

کے ایک شاگرد کے متعلق آتا ہے کہ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص شافعی ہے تو حنفی جج کا فرض ہے کہ اس کے مقدمہ کا فیصلہ شافعی فقہ کے مطابق کرے۔ اور اگر کسی اور فرقہ سے تعلق رکھتا ہے۔ تو اس کے مطابق فیصلہ کرے۔ سوائے اس کے کہ مدعی اور مدعا علیہ کے عقیدوں میں اختلاف ہو۔ ایسی صورت میں اگر ان کا معاملہ اپنی جماعت کے سامنے آئے گا۔ تو ان کے بارہ میں جماعتی فیصلہ مانا جائے گا۔ اور اگر ان کا معاملہ سرکاری عدالت میں جائیگا تو جو سرکاری قانون ہے وہ مانا جائے گا۔ کیونکہ جب فریقین مختلف العقیدہ ہوں۔ تو یہ سمجھا جائے گا۔ کہ ان کے مابین جو تصفیہ ہوا تھا۔ وہ قانون کے مطابق ہوا تھا۔ پس

مسلمانوں کے لئے ضروری ہے

کہ وہ قرآن اور پھر حدیث کے مطابق اپنے جھگڑوں کے فیصلے کریں۔ حدیث پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سنت کو مقدم رکھا ہے۔ کیونکہ حدیث میں یہ شبہ ہو سکتا ہے کہ نا معلوم وہ بات رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے یا نہیں مگر سنت تو وہ ہے جو تمام امت میں چلی آتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے صحابہ رضؓ نے سیکھا اور صحابہ رضؓ سے تابعین نے سیکھا۔ اور تابعین سے تبع تابعین نے سیکھا۔ اسی طرح آج تک برابر اس پر

امت محمدیہ عمل کرتی چلی آرہی ہے

مثلاً نکاح ہے نکاح کی تفاصیل قرآن کریم میں درج نہیں۔ لیکن نکاح سارے مسلمانوں میں پایا جاتا ہے۔ چاہے وہ خارجی ہوں حنفی ہوں، شیعہ ہوں یا کسی اور فرقہ سے تعلق رکھتے ہوں۔ یعنی نکاح کے بغیر چاہے وہ کسی قسم کا ہو۔ چاہے اس کا نام متعہ ہی رکھ لو۔ کوئی عورت رکھنی ناجائز سمجھی جاتی ہے۔ گویا

قدرِ مشترک سنت کو کہتے ہیں

روایت کے متعلق اختلاف ہو سکتا ہے۔ کہ اس کا راوی قوی تھا یا ضعیف مگر سنت کے متعلق کوئی اختلاف نہیں رکھتا کیونکہ یہ سب لوگوں کے درمیان بطور قدر مشترک کے پائی جاتی ہے۔ مثلاً لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے شیعہ بھی یہی کہتے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ سنی بھی یہی کہتے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ خارجی بھی یہی کہتے ہیں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا۔ یہ قدر مشترک ہے اور سنت ہے اور یہ قرآن کریم کے بعد درجہ رکھتی ہے۔ کیونکہ یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے جو ثابت شدہ ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ثابت شدہ عمل بہر حال امت کے اقوال اور فتووں سے بڑھ کر ہے کیونکہ امت کے علماء خواہ کتنے بڑے ہو جائیں وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں اور ہم یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ فلاں بات پر علماء نے غلط کہا ہے مگر ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غلطی کی ہے۔ اور اگر کوئی شخص ایسا کہے تو اس کی مثال ایسی ہی ہوگی جیسے ایک پٹھان کے متعلق مشہور ہے کہ اس نے کنز پڑھی ہوئی تھی اس کے نواسے

حدیث پڑھی۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسنؓ کو گود میں اٹھا لیا۔ اور جب سجدہ میں تشریف لے گئے تو انہیں نیچے رکھ دیا۔ وہ یہ حدیث پڑھ کر کہنے لگا" تو محمد صاحب کی نماز ٹوٹ گئی"۔ کیونکہ انہوں نے حرکت کبیرہ کی ہے۔ اور حرکت کبیرہ فقہ حنفیہ کے مطابق نماز توڑ دیتی ہے۔ ایک شخص نے یہ بات سنی تو اس نے کہا کم بخت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہمیں بتایا ہے کہ نماز اسی اس طرح پڑھا کرو۔ ورنہ ہمیں نماز کا کیا پتہ تھا۔ اور انہی کے متعلق تم کہتے ہو۔ کہ ان کی نماز ٹوٹ گئی۔ وہ کہنے لگا۔ کنز میں یہی لکھا ہے حالانکہ "کنز" آپ کی وفات کے کئی سو سال کے بعد لکھی گئی ہے۔ تو

حقیقت یہی ہے

کہ بعد میں آنے والے علماء چاہے کتنے بڑے ہوں۔ سب محمد رسول اللہ کے تابع ہیں۔ آج ایک عورت ہمارے ہاں آئی وہ قادیان کی پرانی عورت ہے اس کے دماغ میں کچھ نقص ہے۔ کہنے لگی میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے ہیں۔ اور آپ نے فرمایا ہے کہ اگر تم چھ مہینے متواتر روزے رکھو تو خلیفۃ المسیح کو صحت ہو جائے گی۔ مگر میں نے جن علماء سے پوچھا۔ انہوں نے یہی کہا ہے کہ چھ ماہ کے متواتر روزے رکھنا ناجائز ہے۔ اس نے کہا۔ میاں بشیر احمد صاحب نے کہا ہے کہ تو جمعرات اور پیر کے روزے رکھ لیا کر۔ لیکن اس کے بعد میں نے پھر

خواب میں دیکھا

کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے ہیں۔ اور انہوں نے مجھ سے کہا۔ میں نے تو کہا تھا۔ کہ تو چھ ماہ کے متواتر روزے رکھ۔ تو متواتر روزے کیوں نہیں رکھتی۔ میں نے کہا تیری خواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات سے بڑھ کر نہیں ہو سکتی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے الہاموں کے متعلق یہ فرماتے ہیں کہ اگر میرا کوئی الہام قرآن اور سنت کے خلاف ہو۔ تو میں اسے بلغم کی طرح پھینک دوں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی وحی کو قرآن کریم اور سنت کے انتہا مطابق کرتے ہیں تو تمہیں بھی اپنی خواب آپ کے احکام کے مطابق رکھنی پڑے گی۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے متواتر اور لمبے عرصہ کے روزوں سے منع کیا ہے۔ تو اگر تمہیں کوئی خواب اس حکم کے خلاف آتی ہے۔ تو وہ شیطانی سمجھی جائے گی۔ خدائی نہیں سمجھی جائے گی۔ اگر خدائی خواب ہوتی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتی۔ آپ کی تردید کرتی۔ پس

جو خواب ایسی ہو

جو قرآن کریم یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فتویٰ اور سنت کے خلاف ہو۔ وہ بہرحال رد کرنے کے قابل سمجھی جائے گی۔ کیونکہ نہ تو قرآن کریم کے خلاف کوئی خواب سچی ہو سکتی ہے اور نہ سنت کے خلاف کوئی خواب سچی ہو سکتی ہے۔ اور نہ صحیح حدیث کے خلاف کوئی خواب سچی ہو سکتی ہے۔ حدیث کے متعلق زیادہ سے زیادہ کوئی کہہ دے گا بشتبہ ہے لیکن

قرآن کریم اور سنت

کو کیا کہے گا۔ اور پھر عقل کو کہاں لے جائیگا اکثر عقل بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے ساتھ مل جاتی ہے۔ تو پھر حدیث کو دو طاقتیں مل جاتی ہیں۔ ایک تو احتمال ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہو اور دوسرے عقل سلیم نے کہہ دیا کہ وہ قول صحیح ہے ایسی صورت میں بہرحال وہ حدیث قابل عمل ہو گی۔ کیونکہ وہ قرآن کریم کے تابع ہو گی۔ بہرحال جب بھی کوئی بات قابل دریافت ہو تم یہ نہ پوچھا کرو۔ کہ امام ابوحنیفہ کیا کہتے ہیں۔ یا امام شافعی کیا کہتے ہیں۔ تم یہ پوچھا کرو کہ قرآن کریم کیا کہتا ہے لیکن اگر قرآن کریم اس کے متعلق خاموش ہو۔ تو تمہیں سنت پر نظر ڈالنی چاہیئے۔ اگر کوئی سنت مل جائے تو وہ

قدرِ مشترک ہو گی

اور وہ بہرحال کسی ایک فقہ کے امام سے زیادہ قابل قبول ہو گی۔ کیونکہ اس میں شیعہ سنی۔ خارجی۔ حنفی۔ شافعی۔ حنبلی اور مالکی وغیرہ سارے متفق ہوں گے۔ اور چونکہ قدرِ مشترک میں سارے امام اکٹھے ہو جائیں گے اس لئے ان کی بات زیادہ صحیح سمجھی جائیگی اور وہی قابلِ عمل قرار پائے گی۔ اور جو شخص اس کو چھوڑے گا۔ وہ گویا ایک قسم کے اجماع کو چھوڑے گا۔ حقیقی اجماع تو ایک ناممکن چیز ہے۔ درحقیقت سارے مسلمان سوائے قدرِ مشترک کے کسی ایک بات پر اکٹھے ہوتے نظر نہیں آتے۔ اور قدرِ مشترک کے خلاف کوئی جاتا ہی نہیں۔ مثلاً آج کوئی کہہ دے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے بغیر بھی انسان مسلمان ہو جاتا ہے۔ تو سارے مسلمان کہیں گے کہ یہ شخص جھوٹ بولتا ہے [illegible] قدرِ مشترک [illegible] خلاف ہے سنی بھی یہی کہتا ہے۔ کہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کہنے سے انسان مسلمان ہوتا ہے۔ خارجی بھی یہی کہتا ہے۔ حنفی بھی یہی کہتا ہے۔ شافعی بھی یہی کہتا ہے۔ مالکی بھی یہی کہتا ہے۔ حنبلی بھی یہی کہتا ہے۔ بلکہ حق تو یہ ہے کہ اہل قرآن بھی یہی کہتا ہے گو وہ محمدؐ کے معنے قرآن کریم کے لیتا ہے۔ مگر کہتا یہی ہے۔ کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ گویا وہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مراد تو قرآن کریم لیتا ہے۔ لیکن قدرِ مشترک میں فرق نہیں کرتا۔ پس عمل کرتے وقت ہمیشہ یہ سوچا کرو۔ کہ قرآن کریم کیا کہتا ہے۔ یہ نہ پوچھا کرو کہ فلاں امام کیا کہتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ من لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ھم الظالمون۔ خدائی کتاب کے خلاف جو کوئی کام کرتا ہے وہ ظالم ہوتا ہے۔ قیامت کے دن کوئی امام خدا تعالیٰ کے سامنے تمہاری طرف سے جواب نہیں دے گا۔ تم آپ جواب دو گے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایک قرآن تو اس کتاب میں رکھا ہے جو ہمارے پاس ہے۔ اور ایک قرآن اس نے ہمارے دماغوں میں رکھا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وانہٗ لقرآن کریم فی کتاب مکنون قرآن کریم کی ایک درشن ایسی ہے جو مخفی طور پر فطرت انسانی میں رکھدی گئی ہے۔ گویا

ایک قرآن وہ ہے

جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے۔ اور ایک قرآن وہ ہے جو خدا تعالیٰ نے فطرت انسانی میں مخفی طور پر رکھ دیا ہے۔ یہ دونوں جب آپس میں مل جاتے ہیں۔ تو وہ پکا قرآن ہو جاتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کی بھی لوگ تاویلیں کرتے رہتے ہیں۔ مگر جب اس کی کوئی تفسیر فطرت صحیحہ کے مطابق ہو۔ تو وہ صحیح سمجھی جائیگی لوگ کہا کرتے ہیں کہ فلاں تفسیر بالرائے ہے حالانکہ اگر

تفسیر بالرائے

قرآن کریم کے لفظوں کے ساتھ مل جاتی ہو تو وہ تفسیر بالرائے کس طرح ہوئی۔ رائے کے متعلق بھی تو انسان سمجھ سکتا ہے کہ وہ قرآن کریم کے مطابق ہے۔ یا نہیں۔ اگر وہ قرآن کریم کے مطابق ہے تو اس کو غلط کہنے والا خود غلطی خوردہ ہو گا۔ ایک احمدی عورت نے جس کا خاوند بڑے عہدہ پر ہے مجھے بتایا کہ میرا خاوند ایک دفعہ [illegible] کے ایک بڑے افسر کو میرے پاس لے آیا۔ اور کہنے لگا کہ یہ تمہیں سمجھائے گا۔ افسر باتیں کرنے لگا۔ تو میں نے کہا۔ آپ تو ایک عالم آدمی ہیں اور میں زیادہ پڑھی لکھی نہیں۔ آپ مجھے ان میں کہ قرآن کریم صرف آپ کے لئے نازل ہوا ہے۔ یا میرے لئے بھی نازل ہوا ہے کہنے لگا ہر ایک کے لئے نازل ہوا ہے۔ میں نے کہا اگر قرآن کریم میرے لئے بھی نازل ہوا ہے تو پھر

میرا بھی حق ہے

کہ میں اس کے معنے کروں کہنے لگی وہ شخص شرمندہ ہو کر کہنے لگا۔ ہاں آپ کا بھی حق ہے کہ اس کے معنے کریں۔ اس عورت نے بتایا کہ پھر جب اس نے معنے کئے تو میں نے اس پر اعتراض کیا۔ اس پر وہ شرمندہ ہو کر چلا گیا۔ بعد میں میرا خاوند کہنے لگا میں اتنے بڑے آدمی کو تمہارے پاس لایا تھا۔ مگر تم نے اس کی ذلت کر دی۔ میں نے کہا۔ اس نے تو آپ ہی کہہ دیا تھا۔ کہ تمہارا بھی حق ہے کہ قرآن کریم کے معنے کرو۔ اور جب اس نے مجھے حق دیا تھا۔ تو میں کیوں اپنا حق استعمال نہ کرتی اب دیکھو ایک عورت بھی سمجھتی ہے کہ

تفسیر بالرائے کیا چیز ہوتی ہے

وہ یہ جانتی ہے کہ اگر ہم قرآن کریم کے الٹ معنے کرتے ہیں۔ تو دوسرا آدمی آپ ہی اس کی تردید کر دے گا۔ اور اگر وہ ان معنوں پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا۔ اور مان لیتا ہے تو وہ تفسیر بالرائے کیسے ہو گئی آخر جو شخص تفسیر بالرائے کرتا ہے۔ وہ بھی تو کوئی تفسیر کرتا ہے یا نہیں۔ اگر اس تفسیر کو رد کر دیا جاتا ہے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ تفسیر غلط تھی۔ اور وہ تفسیر جو دلائل کے ساتھ غالب آ گئی۔ وہ صحیح تھی۔ ایسی تفسیر کو تفسیر بالرائے کہنا حماقت اور قرآن کریم کی تردید ہے۔

درخواستِ دُعا

میری اہلیہ (امۃ اللہ خورشید صاحبہ مدیرہ مصباح ربوہ) کی [illegible] آنکھ کا موتیابند کا اپریشن [illegible] مورخہ ۱۲/۱۱/۵۸ کو گنگا رام ہسپتال میں ہوا ہے۔ اپریشن اللہ تعالےٰ کے فضل سے کامیاب رہا ہے۔ لیکن ابھی آنکھ میں سرخی باقی ہے اور عام کمزوری زیادہ ہے۔ تمام بھائی اور بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

خاکسار
خورشید احمد شاد
سابق معلم جامعۃ المبشرین ربوہ

پنجاب یونیورسٹی کے رجسٹرڈ گریجوایٹس سے ضروری التماس

از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج و فیلو پنجاب یونیورسٹی

پنجاب یونیورسٹی کے رجسٹرڈ گریجوایٹس کو اس بات کا علم ہے کہ یونیورسٹی کے فیلوز کا انتخاب ہو رہا ہے۔ اس کے لئے تمام رجسٹرڈ گریجوایٹس کو یونیورسٹی کی طرف سے بیلٹ پیپرز پہنچ رہے ہیں۔ ہر ووٹر کو مقررہ تعداد میں ووٹ دینے کا حق ہو گا۔

تعلیم الاسلام کالج کے دو نہایت قابل تجربہ کار اور تعلیمی امور میں دلچسپی لینے والے اساتذہ بھی فیلوشپ کے لئے امیدوار ہیں یعنی

(۱) مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے

(۲) مکرم خان نصیر احمد خان صاحب ایم ایس سی

ہر دو پروفیسر صاحبان اپنے تجربہ۔ علمی قابلیت۔ خداداد ذہانت اور بلند پایہ تعلیمی مشاغل کی وجہ سے یونیورسٹی کے علمی اور تعلیمی حلقوں میں متعارف ہیں ہر دو نے اپنی زندگیاں قوم کی تعلیمی بہبود اور ترقی کے لئے صحیح معنوں میں وقف کی ہوئی ہیں۔ جامعہ پنجاب کے انتظامی معاملات میں ان کی یہ دلچسپی اور شغف ملک کے وسیع تر مقاصد کے حصول کے لئے ہے نہ کہ کسی ذاتی غرض کی خاطر۔

اب جبکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ملک میں مخلصانہ اور بے غرض تعمیری کاموں کے لئے فضا سازگار ہو رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے بے لوث کام کرنے والے لوگوں کو آگے آنے کا موقعہ دیا جانا چاہیئے۔

اس لئے میں تمام رجسٹرڈ گریجوایٹس سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ رائے دیتے وقت مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے کو فرسٹ اور مکرم نصیر احمد خان صاحب ایم۔ ایس سی کو سیکنڈ (Preference) ووٹ دے کر اس تعمیری کوشش میں حصہ لیں۔

دُنیاداری ــــــ اور ــــــ دینداری

چناں زندگی کُن کہ با صد عیال
نداری بجز دولت آں ذوالجلال (چشمہ معرفت)

ــــ از مکرم مولوی قمر الدین صاحب مولوی فاضل ــــ

موجودہ زمانہ میں دین و مذہب کی طرف لوگوں کی بہت کم توجہ ہے اور ساری توجہ دنیا کمانے کی طرف مرکوز ہے جس شخص کو دیکھو دنیا کی طرف راغب ہے۔ اور صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک دنیاوی افکار سے متفکر ہے اور انہیں منہمک ہے اور مشغول ہے۔ قرآن کریم میں سورہ کہف میں لکھا ہے۔ کہ دین سے لاپرواہی اور دنیا میں ہی غرق رہنا یہ دجّال کی صفات ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ الذین ضل سعیھم فی الحیوٰۃ الدنیا وھم یحسبون انھم یحسنون صنعاً (کہف) کہ جو لوگ ورلی دنیا کے حصول کے لئے کوشاں ہیں۔ اور اس کوشش میں غرق رہتے ہیں۔ اور عقبٰے اور آخرت کے فکر سے لاپرواہ ہیں۔ خدا کے نزدیک ایسے لوگ سخت خسارہ اور نقصان میں ہیں مگر یہ دنیادار خیال کرتے ہیں کہ وہ بہت اچھا کام کرتے ہیں۔ قرآن کریم کے اس بیان سے معلوم ہوا کہ دنیا میں منہمک رہنا دجّال کا کام ہے اس کے بالمقابل مسیح موعود علیہ السلام کا یہ کام ہے۔ کہ وہ لوگوں کو دُنیا سے منہ موڑ کر دین پر لگائیگا اور اسلام کے حکموں پر چلائیگا اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے وقت یہ الفاظ کہلواتے تھے۔

"میں دین کو دنیا پر مقدم کروں گا"

نیز تذکرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہامی فارسی شعر ہے۔ جس میں حضور کی بعثت کا مقصد بیان کیا گیا ہے۔ وہ شعر یہ ہے ؎

چو دورِ خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

یعنی جب مسیح موعود آئے گا تو اس کا کام یہ ہو گا کہ نام کے مسلمان کو حقیقی مسلمان بنائیگا اس سے ظاہر ہے کہ دجال کا کام دنیا پر لگانا ہے۔ مگر اس کے یہ معنے نہیں ہیں۔ کہ دیندار اور مومن شخص دنیا کما نہیں سکتا۔ مطلب یہ ہے کہ اگر مومن شخص خدا کے حکم کو مقدم کرے۔ تو لاکھ دنیا کمائے۔ اس کی دنیا بھی دین بن جائے گا۔ کیونکہ اس کی دُنیا۔ دین پر مقدم نہیں۔ بلکہ دین دنیا پر مقدم ہے خواہ وہ کیسا ہی مصروف ہو اور دنیا کے کاموں میں انہماک رکھتا ہو۔ مگر جب خدا کا حکم پہنچے یا موذن کی اذان کو سنے اور حی علی الصلوٰۃ کا کلمہ اُس کے کانوں میں سنائی دے۔ تو فوراً خدا کے حکم پر لبیک کہتا ہوا حاضر ہو جائے۔ اگر مومن کی یہ شان ہو گی۔ تو اس کی دُنیا بھی دین بن جائے گی۔ کسی نے اس مفہوم کو نہایت عمدگی سے ذیل کے شعر میں ادا کیا ہے ؎

چناں زندگی کُن کہ با صد عیال
نداری بجز ذات آں ذوالجلال

حقیقی خوشی

اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کرنے سے انسان کو حقیقی خوشی حاصل ہوتی ہے آپ الفضل ایسے خالص مذہبی اخبار کی اشاعت بڑھا کر بھی دین کی خدمت کر سکتے ہیں اور حقیقی خوشی کے وارث بن سکتے ہیں ؎

(مینیجر الفضل)

اعلان

اخبار الفضل کے مینیجر مکرم چوہدری محمد شریف صاحب تبدیل ہو گئے ہیں۔ اب ان کی جگہ مکرم گیانی عباد اللہ صاحب مینیجر الفضل ہیں

دفتری خط و کتابت سوائے خاص وجہ کے عہدہ کے نام پر ہونی چاہیئے۔ کیونکہ نام پر ہونے کی صورت میں دوسرا آدمی ڈاک نہیں کھول سکتا۔ اس طرح تعمیل ڈاک میں دیر ہو گی۔ "صرف مینیجر صاحب اخبار الفضل ربوہ" لکھنا کافی ہے (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

اذکروا موتاکم بالخیر

محترم چوہدری ولیداد خانصاحب مرحوم

(از مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب راولپنڈی)

خاکسار کے ماموں محترم چوہدری ولیداد خانصاحب مرحومؓ موضع مراڑہ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ والدین نے آپ کا نام ولیداد رکھا۔ اور حقیقی بلحاظ بلند کردار اور اخلاق فاضلہ کے لحاظ سے وہ واقعی ولی ثابت ہوئے۔

اپنے گاؤں اور اپنی قوم (سلہریہ راجپوت) میں غالباً پہلی ہستی تھی جنہوں نے تعلیم حاصل کی۔ ظفروال مڈل سکول کی ساتویں جماعت سے تعلیم ختم کر دی۔ اس کے بعد آپ محکمہ مال میں پٹواری ہوئے اور کچھ عرصہ بعد تبدیل ہو کر محکمہ نہر میں چلے گئے۔ پٹوار سے ترقی کر کے اس محکمہ میں ہیڈ منشی کے عہدہ سے ۱۹۳۰ء میں ریٹائر ہو کر اپنے گاؤں میں رہائش اختیار کی۔

آپ کی صحت بالعموم نہایت ہی اچھی رہی آخیر عمر تک اعضائے رئیسہ صحیح طور پر کام کرتے رہے۔ باوجودیکہ آپ کی عمر ۱۰۰ سال کے لگ بھگ تھی بغیر عینک کے آخیر عمر تک باریک سے باریک الفاظ بآسانی پڑھتے رہے۔

رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد گرامی ہے کہ بہترین شخص وہ ہے جو یتیموں کی پرورش کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ماموں صاحبؓ کو یہ خصوصیت عطا فرمائی کہ آنحضرت صلعم (فداہ ابی و امی) کے اس بے بہا قیمتی ارشاد پر صحیح رنگ میں عمل کریں۔

جب ہمارے والد صاحب مرحوم کی وفات ۱۹۰۱ء میں ہوئی تو ہماری والدہ صاحبہ مرحومہ ہم چار بھائی اور ایک بہن بظاہر بے یار و مددگار رہ گئے۔ آپ ہم سب کو اپنے پاس لے آئے۔ ہمیں اپنے ننھیال آئے ابھی چند سال ہی ہوئے تھے۔ کہ ہمارے بڑے ماموں صاحب چوہدری علی گوہر صاحب کی وفات ہو گئی۔ جن کے پسماندگان میں ایک بیوہ۔ دو لڑکے اور ایک لڑکی تھی انہیں بھی آپ اپنے گھر ہی لے آئے اور پرورش کی۔ ان یتیموں کے علاوہ بھی کئی ایک یتیم مرحوم کے پاس پرورش پاتے رہے۔ آپ نے نہایت ہی بے نفسی سے تمام یتامیٰ کی پرورش کی۔ جب اپنے بھتیجہ کو علیحدہ کیا۔ تو خود پیدا کردہ جائیداد کا نصف حصہ اس کو بخوشی دے دیا۔ ہماری والدہ مرحومہ کلی طور پر گھر کی مختار تھیں۔ ہم تین بھائی ملازم ہوئے۔ معقول تنخواہیں پائیں۔ دو ریٹائر ہو چکے ہیں۔ لیکن ماموں صاحب مرحوم کی بے نفسی کا یہ عالم رہا کہ اشارۃً یا کنایۃً ہم سے کسی رنگ میں بھی کسی بھی مدد کی خواہش نہیں کی۔ بلکہ آخیر عمر تک وہ ہی ہماری کسی نہ کسی رنگ میں مدد کرتے رہے۔

ماموں صاحب مرحوم کو بسلسلہ ملازمت پبلک کے ساتھ عام تعلق رہتا تھا اور رشوت وغیرہ کے مواقع عام تھے لیکن آپ نے کبھی بھی کسی سے ناجائز فائدہ نہ اٹھایا طبیعت میں استغنا تھا۔ جس علاقہ میں بھی ملازمت کی پبلک ہمیشہ آپ کے حسن سلوک اور اخلاق فاضلہ کی گرویدہ رہی۔ آپ نے ایک دن فرمایا۔ جب شہر لائلپور آباد ہونے لگا اور مکانات کے لئے احاطے تقسیم ہو رہے تھے تو افسر متعلقہ نے خواہش کی کہ چند احاطے اپنے نام لکھوا لیں اور یہ بھی کہا کہ ان کی قیمت بہت بڑھ جائے گی۔ لیکن آپ نے یہ کہتے ہوئے انکار کر دیا کہ اللہ تعالےٰ رازق ہے۔ کئی مواقع پر زمین تقسیم ہوئی تو بھی آپ کے افسروں نے اس خواہش کا اظہار کیا لیکن آپ نے پھر بھی وہی جواب دیا۔ غرضیکہ آپ نے دنیا کے کمانے کی کبھی بھی خواہش نہ کی بلکہ اس سے بیزاری کا اظہار فرمایا۔

ایک دفعہ ان کے تمام مویشی چوری ہو گئے جونہی چوروں کو علم ہوا کہ مویشی منشی صاحب کے ہیں تو دوسرے دن تمام مویشی واپس کر دیئے حالانکہ اس علاقہ میں خصوصاً ان ایام میں یہ رسم ہی نہ تھی کہ چوری کردہ مویشی بھی واپس کئے جاتے۔ ایک دفعہ فرمایا کہ میں منگلا کوٹ خدایار میں تھا کہ ایک دن بعد دوپہر ایک متعصب ہندو ڈاکٹر کے ساتھ شکار کو گئے اتفاق سے کوئی پرندہ شکار نہ ہوا اور بندوق جو بھری ہوئی تھی اسی طرح ڈاکٹر نے اپنے گھر رکھ دی۔ صبح اٹھ کر اس نے دیکھا کہ چوہدری صاحب قرآن کریم کی تلاوت کر رہے ہیں۔ اس نے بھری ہوئی بندوق لے کر آپ کے کان کے قریب لاکر اسے چلانے کی کوشش کی۔ گولی دیوار میں لگی۔ اور آپ بال بال بچ گئے لوگوں نے بہت کہا کہ ڈاکٹر کے خلاف کارروائی کرنی ضروری ہے۔ لیکن آپ نے کوئی کارروائی نہ کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ ڈاکٹر ہمیشہ کے لئے گرویدہ ہو گیا۔

جب آپ ریٹائر ہوئے تو سٹاف کی طرف سے جو ایڈریس آپ کی خدمت میں پیش کیا۔ اس میں آپ کی بے شمار خوبیوں مثلاً دیانتداری۔ اعلےٰ اخلاق۔ ماتحتوں سے ہمدردی اور محبت اور خیر خواہی کا شاندار الفاظ میں ذکر تھا۔

آپ نے دنیا میں رہتے ہوئے اور باوجود ہر قسم کی آسانی اور سہولت کے اپنے طرزِ عمل سے بتایا کہ انہیں اس دنیا سے کوئی سروکار نہیں ہے اور باوجود سب کچھ ہوتے ہوئے درویشانہ زندگی گذاری اور وہ بھی دوسروں کی بہتری بھلائی اور بہبودی کے لئے۔

غالباً ۱۹۰۶ء کی بات ہے جب آپ منگلا کوٹ خدایار میں متعین تھے کہ آپ کو محترم شیخ اصغر علی صاحب مرحوم اور محترم سید سردار شاہ صاحب کے ساتھ ایک ہی دفتر میں کام کرنا پڑا۔ چونکہ یہ دونوں بزرگ احمدیت کے فدائی تھے انہوں نے عملی اور قولی تبلیغ ماموں صاحب مرحوم کو کرنی شروع کی اور حضرت اقدس ایدہ اللہ کی بعض کتب مطالعہ کے لئے دیں۔ شروع میں آپ تبلیغ کو پسندیدگی کی نگاہ سے نہ دیکھتے تھے۔ لیکن طبیعت میں سعادت اور نیکی تھی۔ اس لئے جلدی ہی قادیان حاضر ہوئے۔ فرماتے تھے کہ کسی کتاب میں پڑھا تھا کہ امام مہدی کی صداقت کی نشانی یہ ہو گی کہ ان کا پسینہ سچے موتیوں کی طرح چمکتا ہو گا۔ آپ ایسی نشانی کی تصدیق کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ حضرت اقدس ایدہ اللہ سیر کو تشریف لے گئے تو آپ بھی ساتھ ہوئے اور راستہ میں حضرت اقدس کو جو پسینہ آیا تو وہ سچے موتیوں سے بھی آب و تاب میں زیادہ معلوم ہوا۔ سو "مصاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں" کے مطابق آپ نے حضرت اقدس کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔

قبول احمدیت سے آپ کی مخفی نیک خصلتیں اجاگر ہونا شروع ہو گئیں۔ پہلا اثر یہ ہوا کہ ہماری ممانی صاحبہ نے حضرت اقدس کی بیعت کی خواہش ظاہر کی۔ جب ماموں صاحب مرحوم نے وجہ دریافت کی تو انہوں نے جواب دیا کہ جس بزرگ کے دامن کو پکڑتے ہی آپ نے اتنی ترقی کر لی ہے ان کی صداقت میں شبہ کیسے ہو سکتا ہے۔

جب آپ رخصت پر اپنے گاؤں آئے تو علاقہ احمدیت سے خالی پایا۔ تاہم چونکہ ان دنوں امام مہدی کی آمد آمد کا چرچا عام تھا آپ نے اپنے احمدی ہونے کا اعلان فرمایا اور گاؤں میں آپ کے احمدی ہونے کا عام ذکر شروع ہوا۔ اور جلد ہی آپ کے چھوٹے بھائی اور گھر کے دیگر افراد حلقہ بگوش احمدیت ہوئے اور گاؤں کے دوسرے لوگ بھی احمدیت کی طرف مائل ہو گئے۔ اسی طرح دوسرے بعض گاؤں میں بھی آپ کے بعض رشتہ دار احمدی ہوئے۔ غرضیکہ ماموں صاحب مرحوم کی وجہ سے کئی سو افراد قبول احمدیت کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔

آپ کی قبولیت دعا کے کئی ایک واقعات ہیں۔ ہماری یہ عادت تھی کہ ہر تکلیف کی اطلاع دے کر دعا کے لئے لکھتا اور مقصد حاصل کیا۔ آخیر عمر تک نماز کے سختی سے پابند رہے نماز تہجد کو التزام کے ساتھ ادا فرماتے۔ سلسلہ کی ہر تحریک پر ہمیشہ خندہ پیشانی سے لبیک کہتے۔ اخبارات سلسلہ کا کثرت اور تواتر سے مطالعہ فرماتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے بہت محبت تھی۔ ایک لمبے عرصہ تک آپ اپنی جماعت کے پریذیڈنٹ رہے۔ موصی تھے۔ آپ کی یہ بھی ایک خصوصیت تھی کہ ہر شخص کی کمزوری کو مناسب اور پر حکمت طریق سے اس کے منہ پر کہتے تھے۔ چنانچہ آپ کی وفات پر عام چرچا تھا کہ اب ہماری کوتاہیوں کو متنبہ ہو کر کون بتائے گا۔ جھوٹ کو آپ نہایت ہی حقارت سے دیکھتے تھے۔ مرض الموت میں یہی نصیحت کی کہ جھوٹ نہ بولنا مختصر یہ کہ آپ احمدیت کی صداقت کا نمونہ تھے۔

غالباً ۱۹۳۰ء میں پنشن پر آئے۔ اس وقت سے تا دم مرگ ایک پروگرام کے ماتحت زندگی بسر کی۔ جس کا نمایاں حصہ تلاوت قرآن مطالعہ کتب و تفسیر قرآن تھا۔ عام طور پر گاؤں کے لوگ جمع رہتے اور آپ کی نصائح سے فائدہ اٹھاتے۔ آپ نے دنیا سے کلی طور پر انقطاع کئے رکھا۔

مرحوم کے بیٹے برادرم چوہدری محمد شفیع صاحب نے اپنے والد ماجد کی تمام عمر بہت ہی خدمت کی۔ اللہ تعالےٰ سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

اپنی وفات سے قبل آپ نے تین دفعہ ۱۲ کا ہندسہ فرمایا۔ لیکن اس وقت کوئی مطلب اخذ نہ کیا گیا۔ آپ کی وفات جب ۱۲ اکتوبر کو ہوئی تو سمجھ آئی کہ تاریخ وفات کا پہلے ہی علم ہو گیا تھا آپ کو امانتاً گاؤں کے قبرستان میں دفن کیا گیا ہے۔ قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے قرب میں جگہ دے اور پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

اعانت الفضل

ربوہ کے ایک معزز دوست نے اپنی ایک خوشی کی تقریب کے موقعہ پر اخبار الفضل کے دو خطبہ نمبر مستحق احباب کے نام جاری کرنے کی غرض سے مبلغ دس روپے بطور اعانت ادا فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ انہوں نے اپنا نام ظاہر کرنا پسند نہیں کیا۔ احباب ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان کو اور ان کی اولاد کو دینی و دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کرے۔ آمین ثم آمین۔

(مینیجر الفضل)

غیر موصی اصحاب سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطاب

"تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تاکہ جلد سے جلد وہ مبارک دن آ جائے جبکہ چاروں طرف اسلام اور اسلام کا جھنڈا لہرانے لگے اس کے ساتھ ہی میں ان دوستوں کو مبارک دیتا ہوں جنہیں وصیت کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو بھی جو ابھی تک اس نظام میں شامل نہیں ہوئے توفیق دے کہ وہ بھی اس میں حصہ لے کر دینی اور دنیوی برکات سے مالا مال ہو سکیں اور دنیا اس نظام سے ایسے رنگ میں فائدہ اٹھائے کہ اسے یہ تسلیم کرنا پڑے کہ قادیان کی وہ بستی جسے کور دہ کہا جاتا تھا جسے جہالت کی بستی کہا جاتا تھا۔ اس میں وہ نور نکلا جس نے دنیا کی ساری تاریکیوں کو دور کر دیا اور جس نے ہر امیر و غریب کو اور ہر چھوٹے بڑے کو محبت اور پیار اور الفت باہمی سے رہنے کی توفیق عطا فرمائی" (نظام نو ص۱۱۳)

وہ سعید روحیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات پر لبیک کہنے کے لئے بے تاب رہتی ہیں۔ ان کو مژدہ ہو کہ حضور نے ان کو اسلام کا جھنڈا لہرانے کے لئے پکارا ہے وہ ایک جست لگا کر آگے آئیں اور اپنے اسمائے گرامی ان خوش نصیب مجاہدوں کی فہرست میں شامل کرا لیں۔ جن کو حضور کی طرف سے ہدیۂ تبریک پیش کیا جا رہا ہے۔ اسلام کی خدمت کے لئے اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنے اموال و املاک کا کم سے کم دسواں حصہ پیش کر دینا کوئی بڑی قربانی نہیں۔ ہم پہلوں نے تو اپنے اموال و املاک کے علاوہ اپنی جانوں اور اپنی اولادوں کو بھی قربان کر دیا تھا نیکی کے کاموں میں تامل اور تذبذب مومن کے لئے مناسب نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد جو اسی مسئلہ وصیت کے متعلق ہے قابل غور ہے۔

"بہتیرے ایسے ہیں کہ وہ دنیا سے محبت کر کے میرے حکم کو ٹال دیں گے۔ مگر بہت جلد دنیا سے جدا کئے جائیں گے تب آخری وقت میں کہیں گے۔ ھٰذا ما وعد الرحمٰن وصدق المرسلون۔"

پس پیشتر اس کے کہ اس دنیا سے جدائی کا وقت آئے۔ اسلام کے لئے اپنے اموال و املاک کی وصیت کر دیجئے اور اس مبارک کام کو امروز فردا پر نہ ٹالتے جائیے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مقدمہ سے بریت اور شکریہ احباب

خدا تعالےٰ کے خاص فضل اور رحم سے ہم تینوں بھائی مقدمہ قتل سے بری ہو گئے ہیں۔ ہم تمام بزرگوں درویشوں اور احباب جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہیں (جزاھم اللہ احسن الجزاء)

خاکسار ساجد، نذیر احمد ساجد، خورشید احمد قمر۔ منیر احمد عابد

اشاعت اسلام کیلئے بڑھ چڑھ کر قربانیوں کی ضرورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ یکم نومبر انصار اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر تحریک جدید سال $\frac{25}{15}$ کا آغاز کرتے ہوئے جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ اشاعت اسلام اور تعمیر مساجد بیرون ممالک کے لئے احباب زیادہ سے زیادہ مالی قربانی کریں۔ الحمد للہ کہ احباب کو حضور کی تحریک پر لبیک کہنے کی توفیق مل رہی ہے لیکن سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سامنے جو عظیم الشان کام ہے یعنی دین اسلام کو تمام ادیان پر غلبہ بخشنا۔ اس کے لئے کوشش بھی عظیم الشان ہونی چاہیے اور اس کوشش کو کامیاب طور پر جاری رکھنے کے لئے بڑی زبردست مالی قربانی کی ضرورت ہے۔ یہاں ہزاروں اور لاکھوں سے بات بنتی نظر نہیں آتی۔ دنیا جہان میں اشاعت اسلام اور چپہ چپہ میں علم توحید کو قائم کر دینے کے لئے اب کروڑوں کی ضرورت ہے۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد خواہ وہ مرد ہے یا عورت۔ بچہ ہے یا بوڑھا میدان میں اتر آئے۔ اور اپنے پاکیزہ مال کی جھولیاں بھر کر اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ الودود کے قدموں میں لا کر ڈال دے۔ تا اسلامی جہاد کو زیادہ تیزی سے جاری کر کے فتح اسلام کے مبارک دن کو خدا کے فضلوں سے قریب لایا جا سکے۔ مبارک وہ جو اس وقت کو پہچانتا ہے۔ اور وقت کے تقاضا کے مطابق قربانی کو پیش کر کے رضاء الٰہی کی نعمت کو حاصل کر لیتا ہے۔

اے خدا وہ مبارک دن جلد لا جبکہ اسلام کی فتح کا ڈنکا ساری دنیا میں بجنے لگے۔ اور تیری مخلوق سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہونا عزت و فخر کا موجب سمجھے۔ آمین۔

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ چونکہ سر پر آ گیا ہے اس لئے جن احباب نے بجلی سے متعلق کوئی کام کرانا ہے فوراً کرا لیں۔ دس دسمبر سے پہلے پہلے کام ہو سکے گا۔ اس کے بعد صرف جلسہ سالانہ کا کام ہوگا۔ اور کوئی کام نہیں ہو سکے گا۔

خاکسار غلام حسین اوورسیر
ربوہ الیکٹرک سروس گول بازار

درخواست دعا

میں بندرہ یوم سے بعارضہ بخار و زکام و دیگر عوارض سے بیمار ہوں۔ احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد حیات نذر راولپنڈی)

ولادت

خدا تعالےٰ نے میرے بڑے بھائی مکرم ضیاء الدین صاحب فرڈ ویسٹ ہاؤس کراچی کو مؤرخہ ۱۶ نومبر بروز اتوار لڑکا عطا فرمایا ہے۔ برادرم موصوف کی پہلی نرینہ اولاد فوت ہو جاتی رہی ہے۔ اس لئے جملہ احباب نومولود کی درازئ عمر و صحت اور نیز اس کے خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے

ناصر احمد محرر دفتر خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

اعلان

ربوہ کے بالکل قریب ۸۲ ایکڑ رقبہ جس میں نہر کے پانی کے علاوہ ٹیوب ویل بھی لگا ہوا ہے فوری طور پر ٹھیکہ پر دیا جا رہا ہے۔ اس وقت ۳۸ کیلہ گندم اور باقی چارہ بویا ہوا ہے

یہاں گندم اور چاول کی فصل کامیاب ہوتی ہے۔ فی الحال ٹھیکہ صرف ایک سال کے لئے دیا جائے گا اور زر ٹھیکہ پیشگی وصول کیا جائے گا۔ اگر ٹھیکہ دار اچھا ثابت ہوا تو مزید مدت بڑھا دی جائے گی۔ اور وصولی فصل سوار ہوگی۔ ضرورت مند احباب فوری توجہ فرمائیں۔

المعلن عبد العزیز دار الصدر شرقی ربوہ

نام کی تبدیلی

میرا نام عبد الخالق تھا۔ بعض وجوہ کی بنا پر میں نے اپنا نام تبدیل کر کے اعجاز احمد رکھ لیا ہے۔ لہذا آئندہ مجھے اسی نام سے پکارا جائے۔

خاکسار اعجاز احمد ایاز (سابق عبد الخالق ایاز) چک نمبر ۲۷ الف ڈاکخانہ کاچھیلو ضلع تھرپارکر (سابق سندھ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے

غذائی فصلوں کے تحفظ کیلئے پاکستان کی جدوجہد

پاکستان بھر میں خشکی پر ہوائی تحقیقاتی تجربہ گاہوں اور دفاتر میں غذائی ہر جگہ غذائی حفاظت کی جدوجہد نے ایک جنگ کی شکل اختیار کر لی ہے۔ دشمن فوج در فوج ہے، وہ مختلف شکلوں میں حملہ کرتا ہے۔ کبھی حشرات الارض کی شکل میں کبھی مضر رساں پودوں کی شکل میں۔ کبھی چوہوں اور کبھی پرندوں کی شکل میں یہ دشمن پاکستان کی غذائی رسد پر حملہ آور ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں عداوت یہ ایک غیر مساوی جنگ ہے۔ دنیا بھر میں دس ہزار قسم کی ذی حیات انسان کی بوئی ہوئی فصلوں کو تباہ کرتے ہیں۔ پاکستان میں ان کی تباہ کن سرگرمیوں کی وجہ سے ہر سال پندرہ فیصدی فصل ضائع ہو جاتی ہے، اگر اس نقصان کو روپیہ کی شکل میں بیان کیا جائے تو ہر سال کوئی ۲ ارب روپیہ کا نقصان ہو جاتا ہے۔ تاہم اب ہر سال اس نقصان کی مقدار کم ہوتی جا رہی ہے، کیونکہ اس جنگ میں حصہ لینے والے افراد اس ملک کے لئے زیادہ غذا محفوظ کر رہے ہیں۔

غذا کی حفاظت کے لئے پاکستان کی جنگ خطرناک ترین دشمن یعنی ریگستانی ٹڈی دل کے خلاف حملہ کے ساتھ ۱۹۵۱ء میں پورے زور و شور سے شروع ہوئی۔ حکومت کے محکمہ تحفظ نباتات کی زیر سرکردگی ٹڈیوں کے خلاف جنگ میں نئی نئی ایجادوں کے استعمال کا آغاز ہوا۔ اسی سال پاکستان نے امریکی دریافت آلڈرین کا استعمال شروع کیا جو ٹڈیوں کے لئے بہت مہلک زہر ہے۔ بدقسمتی سے یہاں اس کے استعمال کے سلسلہ میں ایک مسئلہ کھڑا ہو گیا کیونکہ اسے چھڑکنے کے لئے اسے ڈیزل یا مٹی کے تیل میں حل کرنا پڑتا ہے اس کی وجہ سے ریگستان کے وسیع علاقوں میں اس کا استعمال بہت گراں ہو گیا ہے یہاں اسے پانی میں ملا کر استعمال کرنے کا تجربہ کیا گیا ہے جو کامیاب ثابت ہوا اور اس کے نتیجہ میں لاکھوں روپیہ کی بچت ہو گئی۔ عالمی ادارہ خوراک و زراعت کے ناظم اسٹے لائڈ مانڈر نے اس طریقہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا تھا کہ یہ "دریافت بہت دور رس اہمیت کی حامل ہے۔ اور اس پر وہ سب لوگ مطمئن ہوں گے جنہیں دنیا کے متعدد ملکوں میں زراعتی کیڑوں پر قابو حاصل کرنا پڑتا ہے"۔

ٹڈیوں کے خلاف مہم میں اس سال پاکستان نے ٹڈیوں کے انسداد میں ہیلی کاپٹر کا بھی استعمال شروع کر دیا۔ اور عام قسم کے ہوائی جہازوں سے دوا چھڑکنے کی بنا پر بھی ٹڈیوں کے خلاف جنگ میں ایک اور مؤثر ہتھیار ہاتھ آ گیا۔

ٹڈیوں کے انسداد کی مہموں کے علاوہ اس جنگ کا رخ چاول کپاس اور گیہوں جیسی اہم نقد آور فصلوں اور سبزیوں اور پھلوں کے دشمنوں کے بھی خلاف تھا۔

مغربی پاکستان کے بعض حصوں میں دھان کے کیڑوں کے خلاف کامیاب تجربات کر کے دکھائے گئے۔ یہ کیڑے اس قدر تباہ کن ہوتے ہیں کہ وہ پورے کے پورے کھیت کا صفایا کر سکتے ہیں۔ اندازہ ہے کہ پچھلے سال ان کیڑوں پر قابو پانے کی ایک بڑی مہم کے نتیجہ میں گوجرانوالہ کی تحصیل حافظ آباد میں دس لاکھ من زیادہ چاول پیدا ہوا۔

سیاہ سر والے جھینگر پر پانچ سال کی منظم کوشش کے بعد فتح پائی گئی۔ یہ کیڑا گیہوں کپاس، تیلہن اور موٹے اناج کی فصلوں کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ سیاہ سر والے جھینگر کے خلاف اس مہم نے پاکستان کی غذائی فصلوں کی مالیت میں بیالیس لاکھ باسٹھ ہزار روپیہ کا اضافہ کر دیا۔

پشاور کے کچھ بڑے علاقوں میں گنے کے کیڑوں کے خلاف کارروائی سے تقریباً ساٹھ لاکھ روپیہ کی بچت ہوئی۔ کپاس کی پیداوار میں ایک یا دو من فی ایکڑ کا اضافہ ہوا۔ اور گندم کے بیجوں پر دوا چھڑکنے سے گیہوں کی فصل کے امکانات میں کئی گنا اضافہ ہو گیا۔

مغربی پاکستان میں دوائیں چھڑکنے کی وجہ سے پھلوں کی پیداوار بہت بڑھ گئی ایک کیڑے کی وجہ سے وادی خرم کے عمدہ قسم کے سیب نوے فیصدی خراب ہو جاتے تھے جس کے نتیجہ میں باغات کو کاٹ کر یونہی چھوڑ دیا گیا تھا۔ پیڑوں کے باقاعدہ علاج کے بعد ان کیڑوں کی تعداد محض دو فیصدی رہ گئی اور اس کے نتیجہ میں ہر سال پھلوں کی چار لاکھ روپیہ زائد مالیت کی فصل اترنے لگی۔

کراچی میں مظاہرہ کے طور پر علاج کر کے آم کے کیڑوں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے اور پچھلے دنوں چھ سو روپیہ مالیت کا ایک باغ بارہ ہزار روپیہ میں فروخت ہوا۔ امرود کے پیڑوں کو پھلوں کی تباہ کن مکھی سے چھٹکارا دلانے کے لئے بھی عنقریب اسی قسم کے قدم اٹھائے جائیں گے۔

درخواستِ دعا

ربوہ ۲۴ نومبر۔ محترم جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی اہلیہ محترمہ کو پہلے کی نسبت خفیف سا افاقہ معلوم ہوتا ہے لیکن بائیں جانب تمام حصہ جسم میں تاحال شدید درد کی شکایت ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں خاص دعا کی تحریک ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو اپنے فضل سے جلد صحتیاب فرمائے۔ آمین۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے
نوٹس

بذریعہ نوٹس ہذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اسسٹنٹ انجینئر ۱۱ لائلپور مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۵ء کو دس بجے صبح ربوہ ریلوے اسٹیشن پر ریلوے کی تین لاکھ ایک ہزار مربع فٹ اراضی اغراضِ کاشت کے لئے نیلام عام کے ذریعہ لائسنس پر دینگے۔

کامیاب بولی دینے والوں کو بولی کی تمام رقم بطور لائسنس فیس برائے ایک سال بولی ختم ہوتے ہی جمع کرانی ہوگی۔ اور ریلوے کے ساتھ سٹینڈرڈ فارم پر معاہدہ کرنا ہوگا۔

معاہدے کا فارم اور نقشہ اسسٹنٹ انجینئر ۱۱ لائلپور۔ نیز چنیوٹ۔ لالیاں اور ربوہ کے اسٹیشن ماسٹروں اور مستقل ویے انسپکٹر چنیوٹ کے پاس دیکھا جا سکتا ہے۔ اور اگر حاصل کرنا مقصود ہو تو یہ ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور سے ایک روپیہ فی کاپی کے حساب سے مل سکتا ہے۔

زمین کا قبضہ آخری منظوری کے بعد دیا جائے گا۔

(بحکم ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور)